الخیر الکثیر

شرح

الفوز الکبیر

تصنیف: امام اکبر مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ
تعریب: محدث کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم
تشریح: حضرت مولانا مفتی محمد امین بن یوسف صاحب پالن پوری زید مجدہم

دار الاشاعت
اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 2631861

الخیر الکثیر

شرح

الفوز الکبیر

تصنیف

امام اکبر مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ

تعریب

محدث کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

تشریح

حضرت مولانا مفتی محمد امین بن یوسف صاحب پالن پوری زید مجدہم

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

مولانا محمد امین پالنپوری صاحب کی اجازت سے طبع شدہ

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : جولائی ۲۰۰۸ء علمی گرافکس

ضخامت : 504 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہوسکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa
Tel : 020 8911 9797, Fax : 020 8911 8999
Email : sales@azharacademy.com,
Website : www.azharacademy.com

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

ہے، جو اس موسم کے موافق ہوتا ہے۔

اسی طرح جب ارادہ فرمایا طبیب حقیقی جل مجدہ (یعنی اللہ تعالیٰ) نے ان لوگوں کے علاج کا جو روحانی بیماری میں مبتلا تھے اور (ارادہ فرمایا) ملکی قوت کو قوی کرنے کا، اور اس فساد کو دور کرنے کا جو ان پر چھا گیا تھا، تو علاج مختلف ہو گیا، ہر زمانہ کے لوگوں (کی طبیعتوں) اور ان کی عادتوں اور مشہور مسلم باتوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے۔

لغات:

وَصَفات؛ وَصْفَۃٌ کی جمع ہے: نسخہ، تجویز کردہ دوائیں؛ وَصَفَ یَصِفُ وَصْفَۃَ الطبیبُ للمریض: نسخہ تجویز کرنا...... دَبَّرَ الامرَ تَدْبِیْراً: غور کرنا...... المَوَادُّ؛ المَادَّۃُ کی جمع ہے: جس سے کسی چیز کی ترکیب و قوام ہو...... مِنطَقَۃٌ: علاقہ جمع مَنَاطِقُ......... بِحَسَبِ: موافق، مطابق، کہا جاتا ہے: ھٰذا بِحَسَبِ ذٰلِكَ: یہ اُس کے موافق ہے۔

☆ ☆ ☆

یہود کا نمونہ

یہود کے احوال تفصیل سے آپ پڑھ چکے۔ اب اگر آپ آنکھوں سے ان کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنے زمانہ کے بداطوار علماء کو دیکھیں، جو گمراہیاں اور خرابیاں نزول قرآن کے وقت یہود میں پائی جاتی تھیں، آج وہ سب گمراہیاں اور خرابیاں بعینہ علمائے سوء میں پائی جاتی ہیں۔ وہ یہود کی طرح دنیا کے طلب گار ہیں، وہ جانتے بوجھتے ہوئے اپنا پیٹ پالنے کے لئے لوگوں کو بدعات کے دلدل میں پھنسائے رکھتے ہیں، وہ اپنے اسلاف کی اندھی تقلید کے خوگر ہیں، ان کے اسلاف کی آراء کے مقابلہ میں قرآن وحدیث کی نصوص کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور وہ ایک عالم کے تعمق و تشدد اور اس کے واہی اجتہادات واستحسانات پر تکیہ کرتے ہیں اور اس کو "امام" کا مقام دیتے ہیں۔ غرض یہ لوگ صحیح احادیث سے تو اعراض کرتے ہیں اور موضوع احادیث اور فاسد تاویلات کو پیشوا بناتے ہیں پس دیکھئے، گویا یہ وہی ہیں!

أُنموذَجُ اليهودِ

وعلى كلٍّ، فإن أردتَ أن ترى أُنموذَجَ اليهودِ، فانظر إلى علماءِ السُّوْءِ الذين

يطلبون الدنيا، ويُولَعون بتقليد السَّلَفِ ، ويُعرِضون من نُصوصِ الكتابِ والسُّنَّةِ، ويستندون إلى تَعَمُّقِ عالِمٍ وتَشَدُّدِهِ، أو إلى استحسانِهِ، فأعرضوا عن كلامِ الشارع المعصومِ، وجعلوا الأحاديثَ الموضوعةَ، والتأويلاتِ الفاسدةَ قُدْوَةً،فانظرْ كأنَّهُمْ هُمْ!

ترجمہ: یہود کا نمونہ: بہر حال اگر آپ یہود کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں، تو ان علمائے سوء کو دیکھیں جو دنیا کے طالب ہیں، اور اسلاف کی تقلید کے گرویدہ ہیں، اور کتاب وسنت کی نصوص (یعنی صریح آیتوں اور حدیثوں) سے اعراض کرتے ہیں، اور کسی عالم کے تعمق وتشدد اور اس کے استحسان پر اعتماد کرتے ہیں، چنانچہ انھوں نے معصوم شارع کے کلام سے اعراض کیا، اور موضوع حدیثوں اور فاسد تاویلوں کو اسوہ بنایا، پس دیکھئے! گویا یہ (علمائے سوء) وہی (یہود) ہیں۔

لغات:

أُنْمُوذَج ونَمُوذَج: نمونہ، جمع أُنموذَجات ونموذَجات...... عَلٰى كُلٍّ یہ جدید محاورہ ہے اس کے معنی ہیں بہر حال، بہر صورت الحاصل، خلاصۂ کلام ...... علماءُ السُّوْءِ: برے علماء، جن کے پیش نظر دنیا ہو...... أُولِعَ يُوْلَعُ إِيلَاعًا به: بہت محبت کرنا، بہت گرویدہ ہونا...... السَّلَفُ: گذشتہ آباء واجداد، جمع اَسْلاف...... نُصوص؛ نَصٌّ کی جمع ہے: صریح کلام؛ ایسا کلام جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو...... اِسْتَنَد اليه: اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا...... القُدْوَة (قاف پر تینوں حرکتیں): اُسوہ، پیشوا۔

﴿فائدہ﴾ یہاں یہ بات جان لینی چاہئے کہ وہ عقائد ونظریات جو صریح آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہیں، ان میں کسی کی تقلید کرنا جائز نہیں، یہاں شاہ صاحب نے جس تقلید کو علمائے سوء کا کردار بتایا ہے، اس سے یہی ناجائز تقلید مراد ہے، اور مسائل اجتہادیہ میں تقلید کرنا نہ صرف جائز بلکہ واجب لغیرہ اور ضروری ہے۔ خود شاہ صاحب بھی مسائل اجتہادیہ میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتے تھے، اور اس کو واجب سمجھتے تھے، چنانچہ ”الانصاف فی سبب الاختلاف“ میں فرماتے ہیں کہ:

(اسلام کی پہلی) دو صدیوں کے بعد لوگوں میں بعض مجتہدین کی تقلید کا رجحان پیدا ہوا، اور بہت کم لوگ رہ گئے جو کسی معین مجتہد کے مذہب پر اعتماد نہ کرتے ہوں، اور یہی چیز اس زمانہ میں واجب تھی (بحوالہ تسہیل ادلہ کاملہ ص ۸۵)

دلیل دوم کا جواب

نصاریٰ کے دوسرے استدلال کا ایک جواب تو یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بعض افعال خداوندی کو اپنی طرف منسوب کرنا نقل و حکایت کے طور پر تھا، جس طرح بادشاہ کا قاصد بادشاہ کے کارنامے بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: " ہم نے فلاں شہر فتح کیا، اور فلاں قلعہ مسمار کردیا" ظاہر ہے کہ یہ کارنامے قاصد کے نہیں، بادشاہ کے ہیں، مگر قاصد صرف ترجمان ہونے کی وجہ سے ان کارناموں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے، اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی بعض افعال خداوندی کو اللہ کا رسول ہونے کی وجہ سے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر نہ آتے ہوں، بلکہ اللہ تعالیٰ براہ راست آپ کے دل میں مضامین القاء فرماتے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس طرح مضامین القاء فرمائے ہوں بعینہ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بیان کردیتے ہوں، جسکی وجہ سے بعض افعال خداوندی کی نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف ہوگئی ہو۔ لہٰذا نصاریٰ کا ان آیتوں سے الوہیت مسیح پر استدلال کرنا سراسر لغو ہے۔

اس کی بہت سی نظیریں قرآن کریم میں بھی موجود ہیں مثلاً سورۃ الزمر آیت ۵۳ میں ہے: ﴿قُلْ: يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا﴾ الایۃ (آپ کہئے کہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کیں ہیں الخ) ظاہر ہے کہ مسرفین اللہ کے بندے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے بندے نہیں ہیں، مگر جس طرح وحی آئی اسی طرح تعبیر باقی رکھی گئی۔

وجوابُ الإشكالِ الأولِ: على تقديرِ صِحّةِ نُصوصِ الإنجيلِ، وأنه ليس فيها تحريفٌ: أن لفظَ "الابنِ" في العهدِ القديمِ، كان مستعملا بمعنى المحبوبِ والمقربِ والمجتبى، كما يدل عليه كثيرٌ من القرائنِ في الإنجيل.

وجوابُ الإشكالِ الثاني: أن تلك النسبةَ على طريقِ الحكايةِ؛ كما يقول رسولُ المَلِكِ: "إِنَّا فَتَحنا البلدَ الفُلانيَّ" و"لقد حَطَمْنَا القلعةَ الفلانيةَ" وفي الحقيقة هذا الأمرُ راجعٌ إلى المَلِكِ؛ وأما الرسولُ فإنما هو ترجُمانُ المَلِكِ فَحَسْبُ.

علیہ السلام اللہ کے بندے، اور اس کی پاکیزہ روح ہیں جس کو مریم صدیقہ کے رحم میں ڈالا تھا، اور یہ (واضح فرمایا ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید فرمائی تھی روح القدس (یعنی جبرئیل علیہ السلام) سے، اور آپ علیہ السلام کی حفاظت ونگہبانی فرمائی تھی خصوصی عنایت سے۔

الغرض اگر ہم فرض کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ظہور فرمایا ایسے روحانی لباس میں جو روحوں کے قبیل سے ایک روح ہے اور بشریت کا کرتہ پہن لیا تو بھی منطبق نہیں ہوتا لفظ "اتحاد" اس مفہوم پر باریک بینی اور گہری نظر کے وقت، مگر چشم پوشی سے (یعنی بس یونہی سرسری طور پر اس پر اتحاد کا اطلاق ہو سکتا ہے، حقیقۃً اطلاق نہیں ہو سکتا) اور اس مفہوم کے لئے قریب ترین لفظ "تقویم" اور اس کے مانند (الفاظ) ہیں، اللہ تعالیٰ انتہائی برتر ہیں اس بات سے جو یہ ظالم لوگ کہتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ نے بشریت کا روپ دھار لیا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے جسم میں حلول کر گئے، توبہ! توبہ! اللہ کی شان سے ان باتوں کا کیا جوڑ ہے)

لغات:

اَیَّدَہٗ تائیداً: قوی کرنا، حمایت کرنا...... حَاطَہٗ (ض) حَوْطًا: حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا...... الکِسْوَۃُ: لباس جمع کِسًی وَکُسًی...... تَدَرَّعَ: کرتہ پہننا...... تدقیق: باریک بینی، دَقَّقَ فی الحسابِ وغیرہ: باریک بینی سے کام لینا...... اِمْعان: گہری نظر؛ اَمْعَنَ النظرَ فی الأمرِ: نہایت غور سے سوچنا...... تقویم: تعدیل؛ قَوَّمَ الشیئَ تقویمًا: سیدھا کرنا، اسی سے ہے تقویمُ البُلْدانِ: شہروں کا طول وعرض بیان کرنا۔

☆ ☆ ☆

نصاریٰ کا نمونہ

آیئے اب آپ نصاریٰ کا نمونہ دیکھئے: اپنے زمانہ کے اکابر علماء ومشائخ کے صاحب زادوں کو اور مریدوں کو دیکھئے، وہ اپنے آباء واجداد اور اپنے پیروں کے بارے میں کیسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں اور انھوں نے "پیران نمی پرند، مریداں می پرانند" کے مطابق ان کا رتبہ کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ یہی اِطْراء (تعریف میں مبالغہ کرنا) عیسائیوں کا مرض تھا، جس نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدائی کے مقام ومرتبہ تک پہنچا دیا ہے، اسی سے نبی کریم ﷺ نے منع

علیہ السلام اللہ کے بندے، اور اس کی پاکیزہ روح ہیں جس کو مریم صدیقہ کے رحم میں ڈالا تھا، اور یہ (واضح فرمایا ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید فرمائی تھی روح القدس (یعنی جبرئیل علیہ السلام) سے، اور آپ علیہ السلام کی حفاظت و نگہبانی فرمائی تھی خصوصی عنایت سے۔

الغرض اگر ہم فرض کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ظہور فرمایا ایسے روحانی لباس میں جو روحوں کے قبیل سے ایک روح ہے اور بشریت کا کرتہ پہن لیا تو بھی منطبق نہیں ہوتا لفظ "اتحاد" اس مفہوم پر باریک بینی اور گہری نظر کے وقت، مگر چشم پوشی سے (یعنی بس یونہی سرسری طور پر اس پر اتحاد کا اطلاق ہو سکتا ہے، حقیقۃً اطلاق نہیں ہو سکتا) اور اس مفہوم کے لئے قریب ترین لفظ "تقویم" اور اس کے مانند (الفاظ) ہیں، اللہ تعالیٰ انتہائی برتر ہیں اس بات سے جو یہ ظالم لوگ کہتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ نے بشریت کا روپ دھار لیا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے جسم میں حلول کر گئے، توبہ! توبہ! اللہ کی شان سے ان باتوں کا کیا جوڑ ہے)

لغات:

اَیَّدَہٗ تَائِیْدًا: قوی کرنا، حمایت کرنا...... حَاطَہٗ (ض) حَوْطًا: حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا...... الکِسْوَۃُ: لباس جمع کِسًی وَ کُسًی...... تَدَرَّعَ: کرتہ پہننا...... تدقیق: باریک بینی، دَقَّقَ فی الحسابِ وغیرہ: باریک بینی سے کام لینا...... اِمْعان: گہری نظر؛ اَمْعَنَ النظرَ فی الأمْرِ: نہایت غور سے سوچنا...... تقویم: تعدیل؛ قَوَّمَ الشیئَ تقویمًا: سیدھا کرنا، اسی سے ہے تقویمُ البُلْدانِ: شہروں کا طول و عرض بیان کرنا۔

☆ ☆ ☆

نصاریٰ کا نمونہ

آئیے اب آپ نصاریٰ کا نمونہ دیکھئے: اپنے زمانہ کے اکابر علماء و مشائخ کے صاحب زادوں کو اور مریدوں کو دیکھئے، وہ اپنے آباء واجداد اور اپنے پیروں کے بارے میں کیسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں اور انھوں نے "پیران نمی پرند، مریداں می پرانند" کے مطابق ان کا رتبہ کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ یہی اِطْراء (تعریف میں مبالغہ کرنا) عیسائیوں کا مرض تھا، جس نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدائی کے مقام و مرتبہ تک پہنچا دیا ہے، اسی سے نبی کریم ﷺ نے منع

فرمایا ہے۔ارشاد فرمایالاتُطروني كما أَطرَت النصارى ابنَ مريم، فإنما أنا عبده، فقولوا: عبد الله ورسوله (متفق علیہ) (میری تعریف میں ایسا مبالغہ نہ کرو جیسا نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا ہے، میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہی ہوں پس کہو (یعنی عقیدہ رکھو) کہ آپؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اسی طرح جب لوگ اسلاف اور اولیاء کی تعریف میں مبالغہ کرتے ہیں اور ان کو ان کے مقام سے اونچا اٹھا دیتے ہیں تو طرح طرح کی گمراہیاں پیدا ہوتی ہیں۔ان ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ان کا اخروی انجام کیسا ہونے والا ہے؟!

أُنموذجُ النصارى

وإن شئتَ أن ترى نَموذَجاً لهذا الفريقِ، فانظرِ اليومَ إلى أولادِ المشايخ والأولياءِ، ماذا يظنون بآبائِهم؟ وإلى أيِّ حَدٍّ وَصَلُوا بهم! ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ !﴾

ترجمہ: اگر آپ اس گروہ کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں، تو آج مشائخ اور اولیائے کرام کی (روحانی اور نسبی) اولاد کو دیکھ لیجئے، وہ اپنے اکابر کو کیا سمجھتے ہیں؟! اور ان کو کہاں تک پہنچاتے ہیں؟! بہت جلد ان ظالموں کو پتہ چل جائے گا کہ وہ کس کروٹ پلٹنے والے ہیں؟!

☆ ☆ ☆

عقیدۂ مصلوبیت اور اس کی تردید

نصاریٰ کا یہ بھی خیال ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے، اور سولی پر چڑھا دیا ہے، اور دلیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ مقولہ پیش کرتے ہیں کہ: اب سوتے رہو اور آرام کرو، دیکھو وقت آ پہنچا ہے، اور ابن آدم ظالموں فاجروں کے ہاتھوں سولی دیا جائے گا (انجیل متی باب ۲۶ آیت ۴۵) نیز اس سلسلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں سے جو باتیں منقول ہیں ان کو بھی نصاریٰ دلیل میں پیش کرتے ہیں۔

مگر نصاریٰ کا یہ خیال بالکل غلط ہے، یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا ہے، نہ سولی پر کیا ہے۔ بلکہ اس شخص کو قتل کیا تھا، اور سولی پر چڑھایا تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل

اور مشابہ ہو گیا تھا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ سلامت آسمان پر اٹھالیا تھا، ارشاد خداوندی ہے:

وَمَاقَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِنْهُ، مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَاقَتَلُوْهُ يَقِيْنًام بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ (سورۂ نساء آیت ۱۵۷ و ۱۵۸)

انھوں نے (یعنی یہود نے) نہ ان کو قتل کیا، اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا، اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں (یعنی نصاری) وہ غلط خیال میں (مبتلا) ہیں، ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں، بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے، اور انھوں نے (یعنی یہود نے) ان کو یقینی بات ہے، کہ قتل نہیں کیا، بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا (اور ایک اور شخص کو ان کا ہم شکل بنادیا اور وہ مقتول و مصلوب ہوا)

الغرض یہود کو اس سے دھوکہ ہوا اور وہ یہ سمجھے کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا کر مار ڈالا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے جو رفع کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے انھوں نے بھی یہود کے دعوئے قتل کو صحیح سمجھ کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتول و مصلوب ہو گئے، یہ لوگ اکثریت میں تھے، اور جو حضرات حقیقت حال سے واقف تھے وہ بہت کم تھے، اس لئے یہ غلط خیال نصاری میں مشہور ہو گیا، اور صحیح بات پوشیدہ ہو گئی، جب قرآن کریم نازل ہوا تو اس نے اس پوشیدگی کو دور فرمایا، اور حقیقت حال سے لوگوں کو آگاہ فرمایا۔

رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ تو اس کا مقصد اپنے قتل کی خبر دینا نہیں تھا، بلکہ یہود کی جرأت بیجا اور اقدام قتل کی خبر دینا تھا، لہٰذا نصاری کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقولہ سے اور حواریوں کے اقوال سے استدلال صحیح نہیں۔

عقيدة مَصْلوبيةِ المسيحِ والردُّ عليها

ومن ضلالاتِهم أيضًا: أنهم يَجْزِمون بأن عيسى عليه السلام قد قُتِلَ، مع أن الواقعَ خلافُ ذلك، وقد شُبِّه لهم، والتبس عليهم الأمرُ، فظنوا رفعَه إلى السماءِ قتلاً، ورووْا هذا الغلطَ كابرًا عن كابر، فكشف اللّٰهُ تعالى السِّتارَ عن حقيقةِ

الأمرِ في القرآن العظيم قائلاً: ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ، وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾

وأما ما ذُكِرَ في الإنجيل من قولِ عيسى عليه السلام في هذا الباب فمعناه: أنه إخبارٌ بجُراةِ اليهودِ، وإقدامِهم على قتلِهِ؛ ولكنِ الله تعالى أنجاه من هذه المَهْلَكةِ.

وأما كلام الحواريين فإنه ناشٍ عن اشتباهِ الأمرِ، وعدمِ وقوفِهم على حقيقةِ الرفعِ الذي لم يكن مالوفًا لعقولِهم، ولا لأسماعِهم.

ترجمہ: مصلوبیت مسیح کا عقیدہ اور اس کی تردید: اور نیز ان کی گمراہیوں میں سے یہ ہے کہ وہ پورے وثوق کے ساتھ کہتے تھے کہ یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کر دیئے گئے، جبکہ واقعہ اس کے خلاف ہے، یقیناً ان کو دھوکہ ہوا ہے، اور معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا ہے، چنانچہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھانے کو قتل سمجھا، اور نسلاً بعد نسلٍ اس غلط فہمی کو نقل کرتے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں حقیقت حال سے پردہ اٹھایا یہ کہتے ہوئے کہ: ”انھوں نے (یعنی یہود نے) نہ ان کو قتل کیا، اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا، لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا“

اور رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ مقولہ جو انجیل میں مذکور ہے اس سلسلہ میں، تو اس کے معنی (اور مقصد) یہود کی جرأت (بیجا) اور ان کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر اقدام کرنے کی خبر دینا ہے، لیکن (بالآخر) اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس ہلاکت کے موقع سے بچا لیا۔

اور رہی حواریوں (کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی خبر دینے) کی بات، تو وہ پیدا ہوئی ہے معاملہ مشتبہ ہونے کی وجہ سے، اور حواریوں کے اس رفع کی حقیقت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے جو ان کی عقلوں اور کانوں کے لئے غیر مانوس تھا۔

لغات:

جَزَمَ الأمْرَ (ض) جَزْمًا: کسی چیز کا قطعی فیصلہ کرنا .... كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ: نسلاً بعد نسلٍ، پشت در پشت ...... السِّتَارُ: پردہ جمع سُتُرٌ ...... المَهْلَكَةُ؛ (لام پر تینوں حرکات): ہلاکت کی جگہ جمع مَهَالِك .... نَاشٍ (اسم فاعل): پیدا ہونے والا۔ نَشَأَ الشيئُ (ف) نَشْأَةً: نو پید ہونا، زندہ ہونا ...... مالوف: مانوس؛ أَلِفَ (س) أَلْفًا: مانوس ہونا۔

☆ ☆ ☆